Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

Family Disputes: Causes, Effects, and Solutions in the Light of the Teachings of Prophet Muhammad (PBUH)

خاندانی اختلافات: اسباب، اثرات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں حل

Dr. Muhammad Kalim Ullah Khan
HOD the Department of Islamic Thought and Civilization
University of Management and Technology, Sialkot
E-mail: kalim.ullah@skt.edu.pk

Sadia Ihsan
M.Phil Candidate
Department of Islamic Thought and Civilization (ITC)
University of Management and Technology, Sialkot
E-mail: sadiaihsan636@gmail.com

Abstract

Family conflicts are a widespread issue that significantly impacts individuals' and communities' emotional, psychological, and social well-being. This article explores the root causes and consequences of domestic disputes and analyses their resolution in the light of the teachings of Prophet Muhammad (peace be upon him). Drawing on Hadith literature and the Prophet's practical examples, the study highlights effective strategies for conflict prevention and reconciliation. It emphasizes the importance of communication, patience, forgiveness, justice, and compassion in resolving familial tensions. This article aims to present a prophetic model for maintaining harmony and stability within the family unit.

Keyword: Family Conflicts, Domestic Disputes, Conflict Resolution, Social Stability, Teachings of the Holy Prophet

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

تعارف:

خاندانی نظام معاشرے کی بنیادی اکائی ہے، جس کی مضبوطی سے معاشرہ پنپتا ہے اور اس کی کمزوری سے فساد جنم لیتا ہے۔ دورِ حاضر میں خاندانی اختلافات ایک عام مسئلہ بن چکا ہے، جس کی وجہ سے طلاق کی شرح میں اضافہ، اولاد کے ساتھ ناجائز سلوک، عورتوں پر جسمانی و ذہنی تشدد، اولاد، والدین اور بیوی کے حقوق کی عدم ادائیگی، گھریلو ناچاقی، نازیبا حرکات جیسے ناقابل حل مسائل جنم لے رہے ہیں۔ یہ فرد یا خاندان تک محدود نہیں بلکہ اس کے اثرات وسیع تر معاشرتی بگاڑ کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ اس مسئلے کا حل صرف قانونی یا معاشی اصلاحات میں نہیں بلکہ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ممکن ہے، جو ہمیں خاندانی رشتوں کی اصل روح سے روشناس کرواتی ہے۔

خاندان کا مفہوم:

اور فارسی میں "خانوادہ" کہا جاتا "Family" خاندان اردو زبان کا لفظ ہے جسے عربی میں "الاسرۃ" انگریزی میں فیملی ہے، جو عرفِ عام میں کنبہ، قبیلہ اور برادری کے معنی میں
استعمال ہوتا ہے 1۔ خاندانی اختلافات سے مراد وہ کشیدگیاں، برے رویے یار نجشیں ہیں جو خاندان کے افراد، بالخصوص میاں بیوی یا والدین و اولاد کے درمیان پیدا ہوتی ہیں اور جن کے اثرات نہ صرف فرد بلکہ پورے خاندانی ماحول اور
معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔

خاندان کا اسلامی تصور بڑا آفاقی ہے۔ خاندانی نظام کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ
اللہ پاک فرماتے ہیں کہ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (سورۃ الحجرات:13)

ترجمہ:

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 19, 2025

اے لوگو! ہم نے دنیا میں تمہاری خلقت کا وسیلہ مرد اور عورت کا اتحاد رکھا اور تمہیں نسلوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا، اس لیے کہ باہم پہچانے جاؤ۔ امتیاز و شرف اسی کے لیے ہے جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ متقی ہے۔

آدم کی اولاد کے ماں باپ ایک ہی ہیں۔ خاندان اور قبائل کی تقسیم صرف اسی لیے حساب میں لائی گئی کہ ایک دوسرے کے حقوق اور ان کی ضرورتوں کو پہچان کر میل ملاپ اور صلہ رحمی کے حقوق و فرائض آسانی کے ساتھ انجام دے سکیں۔ اسلام میں خاندان کا بڑا مقام اور احترام ہے۔ خاندانی نظام کا وقار اور اس کی پسندیدہ روایات و اقدار کو بر قرار رکھنا اور ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھنا مسلمان کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

خاندانی اختلافات کے اسباب:

خاندانی اختلافات کے اسباب مختلف نوعیت کے ہو سکتے ہیں، جن میں دینی، معاشرتی، نفسیاتی اور اقتصادی عوامل شامل ہیں۔ ذیل میں چند اہم اسباب بیان کیے جارہے ہیں

کلچرل اور روایتی تصادم :

خاندانی نظام ثقافتی شناخت اور ورثے کو محفوظ رکھنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ روایات، زبان اور رسم و رواج نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔ یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ تمام خاندانی نظام کامل نہیں ہیں، بالخصوص تب جب دو خاندانوں کے کلچر روایات متصادم ہوں۔ اور یہ تصادم خاندانی اختلاف و انتشار کا سبب بنتا ہے۔ اور اس کے منفی پہلو سامنے آتے ہیں۔ مثال کے طور پر دینی ومالی نقصان، نفسیاتی نقصان، معاشرتی و معاشی نقصان، غیر فعال خاندانی حرکیات، بد سلوکی یا نظر اندازی کے خاندان کے افراد پر نقصان دہ اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ مزید بر آں خاندانی نظام کہ فوائد، ثقافتی معیارات، سماجی اقتصادی حیثیت اور انفرادی تجربات جیسے عوامل کی بنیاد پر مختلف ہو سکتے ہیں۔ جدید معاشروں نے خاندانی ڈھانچے کے حوالے سے ثقافتی اصولوں، اقدار اور رویوں میں نمایاں اثر ڈالا ہے۔ روایتی خاندانی کرداروں اور ذمہ داریوں کو چیلنج کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے خاندانی حرکیات انتشار کے اسباب پیدا

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 19, 2025

کرتی ہیں کیونکہ خاندان کا کردار تو فرات کو سماجی بنانے اور اس کا ثقافتی اصولوں، اقتدار اور روایات کی حفاظت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ ایک شخص کے اخلاقی کمپاس کی تشکیل میں مدد کرتے ہیں اور معاشرے میں ان کے طرز عمل کی رہنمائی کرتے ہیں۔[1]

موروثی اور جدید سوچ کا ٹکراؤ:

ہمارے معاشرے میں جو کہ ایک ایسا روایتی معاشرہ ہے جو صدیوں تک ہندوؤں کے ساتھ رہا اور تقسیم ہند کے بعد پھر نسل در نسل بہت سے تصورات محض روایتاً منتقل ہوتے رہے، ان کی کوئی عقلی، مذہبی سند یا دلیل موجود نہیں لیکن اس پر ظلم کی حد تک اصرار پایا جاتا ہے خاندانوں میں خلیج اور تلخیاں پیدا ہونے کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ نکاح کے نتیجے میں جب دو خاندان ملتے ہیں تو یہ دراصل دو خاندانوں کی سوچ اور نظریات کا ملاپ ہوتا ہے، یہ بالکل فطری بات ہے کہ ہر خاندان کے رہنے سہنے، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، میل ملاپ کے اپنے طریقے ہوتے ہیں۔ جب دو خاندان ملتے ہیں تو یہ دراصل ایک طرح کا نظریاتی تبادلہ کا بھی ہوتا ہے۔ اگر رویے مزاج اور رد عمل متوازن، لچکدار اور مفاہمانہ نہ ہو تو یہ بے ضرر اختلافات بڑے تنازعات و اختلافات کا سبب بنتے ہیں اور خاندانوں میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس نیک تمناؤں اور دعاؤں کے طفیل جو اولاد وجود میں آئے گی وہ لازماً خاندانی اور معاشرتی اقدار کو استحکام بخشے گی۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا[2]

جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیز گاروں کا امام بنا

[1] ڈاکٹر محمد نواز، معاشرے میں خاندانی نظام کا بگاڑ کے اسباب، ناشر: ماہنامہ انکشاف، 2023ء، ص:753

[2] ۔ الفرقان 74:25

OPEN ACCESS

CC BY

Published:
May 19, 2025

سماجی دباؤ، بے جا توقعات:

خواتین پر بے شمار ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ وہ خوش اسلوبی سے اپنی تمام ذمہ داریوں کو نبھائیں تو گھر گہوارہ مسرت بن جاتا ہے۔ اور ذمہ داریوں سے منہ موڑلیں تو گھر کا شیرازہ بکھر جاتا ہے اور جب خواتین ملازمت کرنے لگ جائیں تو یہ ذمہ داریاں دہری ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خواتین کو ملازمت اختیار کرنے میں بہت سی مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کچھ خواتین ملازمت اور ذاتی زندگی میں توازن برقرار نہیں رکھ پاتے۔ گھر یا ملازمت دونوں میں سے کسی ایک جگہ بھی اگر انہیں ذہنی تکالیف اور چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ جائے تو ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں کے لیے لازم ہے کہ ایک دوسرے سے بے جا توقعات یا خواہشات نہ رکھیں۔ محبت خود سپردگی کا نام ہے۔ شوہر اور بیوی کو تو یوں بھی ایک دوسرے کا لباس ہی کہا گیا ہے۔ شادی کی اوائل دنوں سے ہی انہیں ایک دوسرے کا مزاج مصروفیات اور ذمہ داریاں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جتنی جلدی وہ ایک دوسرے کی مصروفیات اور ذمہ داریوں سے آگاہ ہوں گے ان کے مابین ذہنی ہم آہنگی اتنی جلدی قائم ہو گی۔

تعلیمی فرق:

انسانی خاندان ومعاشرہ کی تعمیر وترقی کے لیے تعلیم وتربیت اور علم وآگاہی اور شعور بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ اسلام نے علم اور تقوی کو یعنی تعلیم تربیت کو ابتدا ہی سے بنیادی اہمیت دی۔ چونکہ شریعت اسلامیہ نے مردوعورت دونوں پر یکساں فرائض عائد کیے ہیں اور دونوں ہی اپنے فرائض کو پورا کرنے کے لیے یکساں مکلف اور ذمہ دار ہیں۔ جب خاندان میں پڑھے لکھے اور ان پڑھ افراد کا آپس میں تصادم ہو گا تو اختلافات جنم لیں گے کیونکہ تعلیمی عدم مساوات بہت معنی رکھتا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ[3]

[3] ۔ المجادلہ 11:58

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

"اللہ تم میں سے جو ایمان لائے اور جو علم دیے گئے ان کو درجات میں بلند کرتا ہے"

مشترکہ خاندانی نظام:

خاندانی اختلافات کی ایک بڑی وجہ مشترکہ خاندانی نظام بھی ہے۔ مشترکہ خاندان میں رہنے کی وجہ سے انسان کی اپنی شخصیت مسخ ہو جاتی ہے اور بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم و تربیت بھی مناسب طور پر نہیں ہوتی اور ایک اہم وجہ آپس کے جھگڑے بھی ہیں۔ تو ایک لحاظ سے چھوٹا خاندان ٹھیک ہے۔ شرعی اعتبار سے اور دنیاوی لحاظ سے بھی۔ خواتین کا سانجھے گھر میں کام کاج دوسرے مردوں کی موجودگی میں ذرا مشکل ہے اور نیز مشترکہ خاندان میں وراثت مشکل عمل ہے۔ عربوں میں یہ رواج ہے کہ شادی کے بعد لڑکا لڑکی کو علیحدہ گھر لے کر علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور مرد اور لڑکی کے والدین کی خدمت دونوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔[4]

خاندانی اختلافات کے منفی اثرات:

عدم برداشت:

عدم برداشت کے بڑھتے ہوئے رجحان میں ایک بنیادی عنصر خاندانی اختلافات اور معاشرے کی طبقاتی تقسیم ہے۔ کیونکہ ہمارے معاشرے میں ظلم کا شکار ہونے والے اکثر افراد کا تعلق معاشی اور سماجی لحاظ سے قدرے پست طبقے سے ہوتا ہے۔ عام طور پر پسماندہ طبقے کی خواتین پر تشدد کیا جاتا ہے۔ ان خواتین کو آئے روز طلاق کی دھمکی دی جاتی ہے۔ جس سے خوف زدہ ہو کر سب کچھ برداشت کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ ان کو زندگی کی بنیادی مراعات سے محروم رکھا جاتا ہے۔ جبکہ وہ اس سماجی تشدد کی وجہ سے متعدد ذہنی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ معاشی سطح پر عدم برداشت کا یہ راویہ سامنے آتا ہے کہ عورت کا معاشی استحصال کیا جاتا ہے، جس کو معاشی تشدد بھی کہا جا سکتا ہے۔ خاندانی اختلافات کی وجہ سے عدم برداشت کا رویہ نمایاں طور پر

[4] محمد بشیر نذیر، اسلام اور دور حاضر کی تبدیلیاں، باب: میڈیا کا بڑھتا ہوا کردار، 2007ء، ص:32-33۔
[5]۔ ڈاکٹر خان مبشرہ فردوس، ٹوٹتے خاندان کے بچوں پر ہونے والے اثرات، ماہنامہ، حادیہ، ای میگزین، نومبر:2024ء

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 19, 2025

دیکھنے کو ملتا ہے کہ جب عورت جائیداد میں حصہ لینے کی بات کرتی ہے تو مرد حضرات کی طرف سے عدم برداشت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس طرح کا طرز عمل اپنایا جاتا ہے کہ عورت خود ہی انکار کر دیتی ہے۔ خاندانی اختلافات میں عدم برداشت کی کئی ایک صورتیں ہیں مثلاً جبری لاتعلقی یا سماجی تعلقات پر سخت پابندی، رشتہ داروں سے ملاقات کے وقت نگرانی کی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ جیسے اعمال وافعال جس سے بیوی کی سماجی و معاشرتی زندگی محدود و مسدود ہو جاتی ہے۔[(1)]

والدین اور اولاد کے تعلقات میں بگاڑ:

ایسا ماحول جس میں ہر وقت ماں باپ کے درمیان بحث و تکرار ہوتی ہو۔ ایک دوسرے کے خلاف چیخ و پکار کا ماحول رہتا ہو، غصہ میں آوازیں بلند ہوتی ہوں، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو برا کہنے اور برا سمجھ کر سرگوشی کرنے کا مزاج ہو، تو ایسے ماحول میں جو بچہ پروان چڑھتا ہے وہ خوف وہراس میں مبتلا اور انتشار ذہنی کا شکار ہو جاتا ہے۔ ازدواجی تعلقات میں اس طرح کے اختلاف کے سبب بچے اور والدین کے درمیان اچھے اور خوشگوار تعلقات قائم نہیں ہو پاتے کیونکہ ہر ایک تناؤ کا شکار رہتا ہے اور ہر کوئی ذہنی الجھن کوفت اور تکان میں مبتلا رہتا ہے، والدین کی لڑائی جھگڑے دیکھ کر بچوں کی شخصیت سے امن اور شانتی کا عنصر ختم ہو جاتا ہے۔[5]

خاندانی بکھراؤ اور طلاق :

طلاق ناگزیر حالات میں ایک بہترین حل ضرور ہے لیکن صالح تمدن میں اس کی ہمت افزائی نہیں کی جا سکتی۔ صالح معاشرے کی تشکیل میں خاندان کا اہم رول ہے اور نکاح کی ابتدا نکاح سے ہوتی ہے دو اجنبی ایک رشتے میں بندھتے ہیں اور یہ جذباتی تعلق بہت سے خوشگوار لمحات اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مستحکم خاندان اور خوشگوار تعلقات ایثار و قربانی قوت برداشت اور سمجھوتے سے تعبیر ہیں اس سلسلے میں ہر دو کی جانب سے زندگی کے تئیں باشعور اور سنجیدہ کوشش درکار ہے۔ تاہم ضروریات، خواہشات، توقعات کی وجہ سے کبھی کبھی تعلقات میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور تنازعات بڑھتے بڑھتے علیحدگی پر تمام ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں جدا ہونے والے زوجین پر تنازعات کا غلبہ تعلق توڑنے پر مجبور ضرور

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

کرتا ہے بہر حال طلاق دینا انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے۔ اس کی وجہ سے دو خاندانوں میں بغض، نفرت، قطع رحمی اور دوری پیدا ہوتی ہے۔

خاندانی اختلافات کے بچوں کی تعلیم و تربیت پر اثرات:

خاندان میں بڑوں کی اختلافات اور ناچاکیوں میں بچوں پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں ان میں ایک چیز بچوں کی تعلیم کا متاثر ہونا بھی ہے۔ تعلیم صرف کتابیں پڑھ کر امتحان دینے کا نام نہیں بلکہ تعلیم ذہنی جسمانی اور سماجی توازن بھی مانگتی ہے۔ جب گھر کے ماحول میں کشیدگی ہو تو یہ توازن قائم نہیں رہتا۔ اور توجہ کی کمی، ذہنی دباؤ اور خود اعتمادی میں کمی۔ امتحانات میں ناکامی اور تعلیم میں دلچسپی کا ختم ہو جانا، غصہ اور نافرمانی، اساتذہ اور ہم جماعت بچوں کے ساتھ برا سلوک، خودکشی کے خیالات آنا یہاں تک کہ تعلیم چھوڑ کر گھر بیٹھ جانا اور ذہنی مریض بن جانا شامل ہے۔ یہ ایسے منفی اثرات ہیں جن کی وجہ سے بچے کی تعلیمی سرگرمیاں تو متاثر ہوتی ہیں ساتھ ہی ساتھ بچہ باغی بھی ہو جاتا ہے۔

---

6 عورت خاندان اور ہمارا معاشرہ، مرتب: خالد رحمٰن، مضمون: زوجین میں علیحدگی، شریعت اور ملکی قانون، شگفتہ عمر، ص ۹۴

تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں خاندانی اختلافات کا حل

خاندانی اختلافات کا تدارک ایک اہم مسئلہ ہے، اور اس کے حل کے لیے ہمیں قران و سنت سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ احادیث میں ہمیں اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک، صبر، معاف کرنے، اور آپس میں محبت و احترام سے پیش آنے کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک خاندان اگرچہ ایک مرد اور عورت کے نکاح کہ عقد اور بندھن اور ان کے بچوں سے وجود میں آتا ہے لیکن اس میں شوہر کے والدین اور خونی رشتے کے عزیز بھی

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

شامل ہو کر ایک وسیع خاندان کو تشکیل دیتے ہیں۔ پھر اسلامی شریعت کے خصائص میں سے ہے کہ اسلام نسب و نسل کی حفاظت کو شریعت اسلامیہ کے عمومی مقاصد میں شمار کرتا ہے۔[1]

وَقُلْنَا يَآ اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ[1]

"اور ہم نے کہہ دیا کہ اے ادم علیہ السلام تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو"

اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

خیر کم خیر کم لا هله و انا خیرکم لا هلی۔[1]

تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہترین ہو اور میں اپنے اہل خانہ کے لیے سب سے بہترین ہوں۔

[1]۔ امام مسلم، صحیح مسلم، دارالکتب العلمیہ، 2017ء، ص:835، رقم الحدیث:[1]1467

خاندان میں صلح اور معاف کرنے کی ترغیب :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں صلح کرنے اور معاف کرنے پر بہت بڑا انعام ہے۔

لا تعارفو ا الا بالمعروف۔[1]

تم ایک دوسرے سے تعلقات ختم نہ کرو مگر اچھے طریقے سے۔

[1]۔ امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دارالفکر، بیروت، 2016ء، ص:850، رقم الحدیث:[1]2046

آپس میں معاف کرنے کی اہمیت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی کو معاف کرتا ہے اللہ بھی اسے معاف کرتا ہے۔

من لا یرحم لا یُرحم۔[1]

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

[1]۔ بخاری، الجامع الصحیح، دارالسلام، الریاض: 2019ء، ص: 1245، رقم الحدیث: 5997[1]

اختلافات میں صبر اور تحمل :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر انسان کی طاقت کو بڑھاتا ہے، خاص طور پر جب وہ اپنے اہل خانہ سے تعلقات میں مشکلات کا سامنا کرتا ہے۔

ان الله يحب صبركم۔[1]

یقیناً اللہ تمہارے صبر کو پسند کرتا ہے۔

[1] امام مسلم، صحیح مسلم، دارالکتب العلمیہ، 2017ء، ص: 945، رقم الحدیث: 2996[1]

خاندان میں لڑائی جھگڑوں میں صلح کا حکم :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بھی سکھایا ہے کہ جب بھی خاندان میں لڑائی ہو تو دونوں فریقوں میں صلح کرانا فرض ہے۔

ان اباجهم و معاويه كانا فى صدور هما مالا يفعله المسلمون۔[1]

جب آپس میں اختلاف ہو، تو ان دونوں کو اللہ کی رضا کی طرف مائل کر کے صلح کرو۔

[1] امام مسلم، صحیح مسلم، دارالکتب العلمیہ، 2017ء، ص: 830، رقم الحدیث: 2234[1]

خاندان میں ایک دوسرے کے راز کو نہ فاش کرنا :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں اپنے اہل خانہ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ ان کی عزت و وقار کا خیال رکھنا چاہیے۔

لا تفشوا سره و فرُجَہ۔[1]

ان کے راز اور عیوب کو ظاہر نہ کرو۔

[1]۔ امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دارالفکر، بیروت، 2016ء، ص: 865، رقم الحدیث: 2049[1]

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

بیویوں کے ساتھ حسن سلوک :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ترغیب دی ہے، کیونکہ یہی خاندان میں محبت اور سکون کا باعث بنتا ہے۔

من اصلح بین الناس فاحسن و جه الله فی عمل۔[1]

تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور میں اپنے اہل خانہ کا ساتھ سب سے بہتر ہوں۔

[1]- امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دارالفکر، بیروت، 2016ء، ص:865، رقم الحدیث:2049[1]

نرمی اور حسن سلوک سے اختلافات حل ہوتے ہیں :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرمی اور حسن سلوک کے ساتھ اختلافات حل کرنا چاہیے، کیونکہ سختی سے حالات مزید بگڑ سکتے ہیں۔

من یحتسب صبرًا فان الله یجزیه بلا حساب۔[1]

جو شخص صبر کا احتساب کرتا ہے اللہ اسے بے شمار انعامات دے گا۔

[1]۔امام مسلم، صحیح مسلم، دارالکتب العلمیہ، 2017ء، ص:945، رقم الحدیث:[1]2235

مشکلات پر تعاون اور معاونت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاندان کے افراد کو ایک دوسرے کی مشکلات میں مدد کرنی چاہیے تاکہ اختلافات کم ہوں اور محبت بڑھ سکے۔

من لم یعین اخاه فی مصیبة لم یغنیه الله۔[1]

جو اپنے بھائی کی مصیبت میں مدد نہیں کرتا اللہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

[1]۔امام مسلم، صحیح مسلم، دارالکتب العلمیہ،2017ء، ص:945، رقم الحدیث:2199[1]

اختلافات کو حل کرنے کی کوشش :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاندان میں اختلافات پیدا ہونے کی صورت میں فوراًاس کا حل نکالنا ضروری ہے تا کہ تعلقات میں مزید بھی خرابی نہ آئے۔

ان فجوتكم قد قسمت بينكم فجعل الله لكم فيها تقدم۔[1]

تمہارے درمیان اختلافات کا حل اللہ تعالی نے تمہاری محبت اور صلح میں رکھا ہے۔

[1]۔امام مسلم، صحیح مسلم، دارالکتب العلمیہ،2017ء، ص:1065، رقم الحدیث:2479[1]

اختلافات کے دوران ہمت نہ ہارنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختلافات کے درمیان ہمت نہ ہارے اور اللہ کی رضا کے لیے کوشش کریں۔

ان فجواتكم جزاوه علىٰ وفاق من قبلہ۔[1]

تمہارے درمیان اختلافات کا حل اللہ کے ہاں ہے اور اس کا انعام تمہارے لیے اچھا ہو گا۔

[1]امام مسلم، صحیح مسلم، دارالکتب العلمیہ،2017ء، ص:1190، رقم الحدیث:2552[1]

زوجین کا باہم غلطیوں اور لغزشوں پر چشم پوشی:

میاں بیوی کو ایک دوسرے کی غلطیاں نظر انداز کرنی چاہیے۔ غلطی خواہ زبان کی ہو یا عمل کی، اگر اس کا مقصد بُرا نہیں اور وہ انجانے میں ہوئی تو وہ بھول جانے کے قابل ہے۔ اس سے انسان کی قوت برداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس ضمن میں عبد الہادی عبد الخالق مدنی لکھتے ہیں:

" کبھی ایسا وقت آتا ہے جب انسان کو خود اپنے آپ پر اپنی غلطی کی وجہ سے غصہ آتا ہے لیکن اس وقت وہ کیا کرتا ہے؟ ظاہر ہے کہ وہ برداشت کرتا ہے۔ اور عذر تلاش کرتا ہے، مثلاً کہیں بولنا ہو چپ ہو جائے، طاقت دکھانی ہو کمزور پڑ جائے، برداشت کرنا ہو غصہ پی جائے۔ ان حالات میں آدمی کو اپنے آپ پر غصہ آتا ہے، مگر برداشت کرتا ہے۔ اسی

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 19, 2025

طرح میاں بیوی بھی دو قالب ایک جان ہوتے ہیں۔ ہر کسی کو دوسرے کی غلطی اپنی غلطی سمجھنی چاہیے، نیک نیتی ،خوش گمانی اور دلوں کی محبت کے ساتھ ایک دوسرے کے لیے عذر تلاش کرنے چاہیے اور تحمل کرنا چاہیے'(1)

[1] مدنی، عبد الہادی عبد الخالق، بیوی اور شوہر کے حقوق، یوپی، انڈیا، دار الاستقامہ، (سن اشاعت:2005ء) ص ۲۸

عورت کی بدمزاجی پر صبر:

شوہر کو بیوی تشدد اور ظلم وزیادتی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ شوہر کو چاہے کہ وہ حتی الامکان کشیدگی اور ناراضگی کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ دونوں پر فرض لاگو ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی بدمزاجی پر صبر کریں کہ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"جس مرد نے اپنی بیوی کی بدمزاجی پر صبر کیا اسے ایسا اجر ملے گا جیسا حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی آزمائش پر ملا تھا اور جس عورت نے اپنے خاوند کی بدمزاجی پر صبر کیا اسے ایسا اجر ملے گا جیسا حضرت آسیہ علیہا السلام (فرعون کی بیوی) کو ملا تھا۔(1)

[1] ذہبی، شمس الدین ابی عبد اللہ، الکبائر، دار الندوہ جدیدہ، بیروت، ص ۱۷۹

خواتین سے نرم گوشی اختیار کرنا:

عدم برداشت کے تدارک میں یہ بات قابل اہم ہے کہ مرد خواتین کے معاملہ میں نرم گوشہ رہے۔ خواتین کی کج روی کے باوجود قوت برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دلداری سے کام لے تاکہ اس کے ساتھ زندگی بسر کرنا آسان ہو جائے۔ بیوی کی اصلاح کے وقت خاوند کو تشدد سے اجتناب کرنا چاہیے۔ کیونکہ تشدد طلاق کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ رسول مقبول ﷺ کا فرمان ہے:

”اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ بیٹھے گا اور اس کا توڑنا اس کی طلاق ہے"(1)

1 صحیح مسلم، رقم الحدیث:۱۴۶۸

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 19, 2025

خلاصہ نتائج و بحث:

خاندانی اختلافات ایک سنگین معاشرتی مسئلہ ہیں جو نہ صرف افراد کے باہمی تعلقات کو متاثر کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کے امن و سکون کو بھی خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ ان اختلافات کے بنیادی اسباب میں کلچرل تصادم، عدم برداشت، غلط فہمیاں، معاشی دباؤ، اور دینی شعور کی کمی، تعلیمی فرق اور جدید سوچ کا ٹکراؤ شامل ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کے ذریعے خاندانی زندگی کے ہر پہلو میں راہنمائی فراہم کی، جن میں عفو و درگزر، عدل و انصاف، صلہ رحمی اور باہمی مشورہ جیسے اصول نمایاں ہیں۔ اس مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ خاندانی اختلافات کا پائیدار حل محض دنیاوی تدابیر میں نہیں بلکہ تعلیماتِ نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہونے میں چھپا ہے۔ اگر ہم ان تعلیمات کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنائیں تو گھریلو سکون، خلوص، اور معاشرتی ہم آہنگی کو بحال کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی:

1. عقیل احمد، ڈاکٹر، فلاح معاشرہ میں عائلی زندگی کا کردار (اسوہ حسنہ کی روشنی میں)، ج ۳، ش ۲، سن اشاعت جنوری ۲۰۲۱ء، ص ۱-2الروم: ۱۳
2. ڈاکٹر محمد نواز، معاشرے میں خاندانی نظام کا بگاڑ کے اسباب، ناشر: ماہنامہ انکشاف، 2023ء، ص:[1]753
3. الفرقان 74:25
4. المجادلہ 58:[1]11
5. محمد بشیر نذیر، اسلام اور دور حاضر کی تبدیلیاں، باب: میڈیا کا بڑھتا ہوا کردار، 2007ء، ص:32-[1]33
6. ڈاکٹر خان مبشرہ فردوس، ٹوٹتے خاندان کے بچوں پر ہونے والے اثرات، ماہنامہ، ھادیہ، ای میگزین، نومبر: 2024ء
7. عورت خاندان اور ہمارا معاشرہ، مرتب: خالد رحمٰن، مضمون: زوجین میں علیحدگی، شریعت اور ملکی قانون، شگفتہ عمر، ص ۹۴
8. عورت خاندان اور ہمارا معاشرہ، مرتب: خالد رحمٰن، مضمون: زوجین میں علیحدگی، شریعت اور ملکی قانون، شگفتہ عمر، ص ۹۴
9. امام مسلم، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ، 2017ء، ص:835، رقم الحدیث:[1]1467
10. امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دار الفکر، بیروت، 2016ء، ص:850، رقم الحدیث:2046
11. بخاری، الجامع الصحیح، دار السلام، الریاض:2019ء، ص:1245، رقم الحدیث:[1]5997

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 19, 2025

12. امام مسلم، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ، 2017ء، ص:945، رقم الحدیث:[1]2996
13. امام مسلم، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ، 2017ء، ص:830، رقم الحدیث:[1]2234
14. ۔امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دار الفکر، بیروت، 2016ء، ص:865، رقم الحدیث:2049
15. امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دار الفکر، بیروت، 2016ء، ص:865، رقم الحدیث:2049[1]
16. امام مسلم، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ، 2017ء، ص:945، رقم الحدیث:[1]2235
17. امام مسلم، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ، 2017ء، ص:945، رقم الحدیث:[1]2199
18. امام مسلم، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ، 2017ء، ص:1065، رقم الحدیث:2479[1]
19. امام مسلم، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ، 2017ء، ص:1065، رقم الحدیث:2479[1]
20. امام مسلم، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ، 2017ء، ص:1190، رقم الحدیث:[1]2552
21. مدنی، عبد الهادی عبد الخالق، بیوی اور شوہر کے حقوق، یوپی، انڈیا، دار الاستقامہ، (سن اشاعت:2005ء) ص۲۸
22. ذہبی، شمس الدین ابی عبد اللہ، الکبائر، دار الندوہ جدیدہ، بیروت، ص۱۷۹
23. صحیح مسلم، رقم الحدیث:۱۴۶۸

CC BY